

बुक-पोस्ट प्रकाशित सामग्री

गुरुकुल पत्रिका । प्रहलाद । आर्य भट्ट

रजि० संख्या एल० १२७७

सेवा में,

व्यवसाय प्रबन्धक
गुरुकुल काँगड़ी विश्वविद्यालय
हरिद्वार

دواہ کیا مزے سے کھانیکہ غم کا شکار ہے درشن شراب ناب - سخن دل کے پار میں	(۷) ساتی وہ نے پلاتا ہی ترشی کو مار ہے دلدار خوش آوا تو سدا ہلکار ہے
آء دیکھ لے بہار کہ کیسی بہار ہے	
اندر سرور کی تو بھلا حد کہاں دلا پڑھانا معرفت کا سبق میرا ہے	(۸) باہر نگاہ کیجئے تو گلزار ہے کھلا کالج قدیم کا یہ سر مو نہیں بلا
آء دیکھ لے بہار کہ کیسی بہار ہے	
آجے وگر ہوائے دگر بجائے دیگر است خوب است و جمل دور کند طے دیگر است	(۹) آے جاں ایسا یا کہ این نیائے پیر است خوبان خویش دور و در جمل افکنند
سدا صوفیہ کا تو اسی پر مدار ہے آء - دیکھ لے بہار کہ کیسی بہار ہے	
گل میں نگاہ پڑتے ہی پھر کس کا غار ہے جب رام قلب میں ترے خودیا غار ہے	(۱۰) ہستی مدام کار یہی روزگار ہے کیوں غم سے ٹونزار ہے کیوں دفکار ہے
آء - دیکھ لے بہار کہ کیسی بہار ہے	
نوٹ - منسلہ ذیل نظم مندر گنگو تری میں لکھی گئی۔	
آر سی (۲۶) غزل	
کچھ صاف چاند کا ساد کھاتی ہے آر سی	دھن کو جاں سے بڑھ کے بہ بھاتی پکاری

ہاں اس سے آبِ رو کو کچا پانی ہو آرسی
 واحد کو قیدِ دوئی میں لاتی ہو آرسی
 حیرت ہو اسکے سامنے آتی ہو آرسی
 ہاتھوں میں رو نمائی کو جانی ہو آرسی
 کیا جھوٹ کو یہ رست بناتی ہو آرسی
 مرتبہ وے صفائی سے پاتی ہو آرسی
 تاہم ہمارے دل کو لبھاتی ہو آرسی
 مکھڑے کا اپنے درس کراتی ہو آرسی
 یکسو دی ہر آن بناتی ہو آرسی

ہستی سرور علم کا منظر تو خوب ہے
 ہلکو بڑی بلا سے یہ گنتی ہو اس نے
 از بس غنی ہے حسن میں وہ اپنے ماہر
 خوبی ہوئے خوب میں شیشے میں کچھ نہیں
 ظاہر میں بھولی بھالی سی حیرانِ شکل دے
 گہنوں میں ٹکڑا آئینہ کا ہے حقیر تر
 دیکھوں میں یا نہ دیکھوں ہوں قناب ف
 لنگا سیمیرا بر سہی مہر و ماہ سہی
 ہے شوق دید چہرہ تا بیاں کا رام کو

تصویر پار

(۳۷) غزل

اس لئے تصویرِ جاناں مننے کچھ امانی نہیں (ٹیک)

اسی لئے تصویرِ جاناں ...

اسی لئے تصویرِ جاناں ...

بات تھی جو اصل میں وہ نقل میں پائی نہیں

پہلے تو بیاں جان کی تن سے شناسائی نہیں

نوٹ یہ غزل سوامی جی کی نوٹ بک میں ایسی ہی ملی جو اگرچہ اس کا سلسلہ ہندی رام بڑا
 کی غزل کے سلسلے سے ذرا مختلف ہو تاہم سطور وہی ہیں اور مطلب میں فرق نہیں دیکھ

اسیئے تصویرِ جاناں	تن سے جاں جب بلگئی تو اُس میں دُونا ئی نہیں
اسیئے تصویرِ جاناں ...	ایک سے جب وہوئے تب لطف بیکٹائی نہیں
اسیئے تصویرِ جاناں ...	میں ہوں مشتاقِ سخن اور اُس میں گویائی نہیں
اسیئے تصویرِ جاناں	پانوں لنگڑا - ہاتھ لُٹجا - آنکھ بینائی نہیں
اسیئے تصویرِ جاناں	یار کا خاکہ اڑانا - یہ بھی دانائی نہیں
اسیئے تصویرِ جاناں	کاغذی یہ پیرہن ہے دل کو یہ بھائی نہیں
اسیئے تصویرِ جاناں	دل میں ڈر ہے کہ مصوّر ہی نہ بن جائے رقیب
اسیئے تصویرِ جاناں	دام مانگے تھا مصوّر پاس یک پائی نہیں

(۲۸) غزل

مالکِ ہر دو جہاں میں ہی تو ہوں، میں ہی تو ہوں
ظاہر و باطن سبھی میں ہی تو ہوں، میں ہی تو ہوں
لذاتِ دنیا کی محب کو کچھ نہیں ہے آرزو
دونوں جہاں کی نعمتیں میں ہی تو ہوں میں ہی تو ہوں
حقِ دنیا کا مجھ میں خواب تھا مثلِ خیال
بیدار ہو دیکھا ذرا - میں ہی تو ہوں میں ہی تو ہوں
محبوبِ اسم و جسم میں تھا ہستی و علم و سرور
پردہ جمل اٹھ گیا - میں ہی تو ہوں میں ہی تو ہوں

کچھ نہیں مجھ سے سوا دُنیا۔ خدا۔ رُوحیں تمام
 ہر چیز و کُل کی اصلیت میں ہی تو ہوں میں ہی تو ہوں
 چشمہٴ اُلفت مجھے حاصل ہوا لا انتہا
 مجھ سے جدا ہرگز نہیں میں ہی تو ہوں میں ہی تو ہوں
 اُڑ گئی جڑ سے دُئی رُخت ہوئی وحدانیت
 معدوم ہے دانش جہاں میں ہی تو ہوں میں ہی تو ہوں
 عالمِ دنیا میں ہر سُو تا باں ہے میرا ہی نور
 مہر و ماہ میں روشنی میں ہی تو ہوں میں ہی تو ہوں

(نوٹ) یہ غزل رام بر شاصتہ اول کے چھپنے کے بعد لی تھی۔ ایسے بجائے
 اپنی جگہ پر درج کئے جانے کے یہاں دی گئی ہے۔ (مؤلف)

مایا

(۱) شام

گنگا کی ٹھنڈی چھاتی سے آتی ہے خوش ہوا
 ہے بھینے بھینے باغ کا سانس اس میں مل رہا
 گنگا کے روم روم میں رچنے لگا وہ بحر
 آیا جوار زور کا لہروں پہ لیکے ہر
 دیکھو تو کیسے شوق سے آتے جہاز ہیں
 مارے خوشی کے سیٹی بجاتے جہاز ہیں
 شادی زمیں کی ایلو! فلک سے ہوئی ہوئی
 وہ سائباں قنات ہے جب ہی تنی ہوئی
 دھلکا کے سر پہ تاروں کا سہرا کھلا کھلا
 دھن کے برق دل نے چیراغاں کھلا دیا

(۲) مقام (ایڈن گارڈن - کلکتہ)

ہے کیا سہانا باغ میں میدانِ دلگشا
 اور حاشیہ ہے بچوں کا سبز چٹا وا

میدان آدمی سے لبالب بھر لے یہ بانگے جوان باغ میں ہیں ٹہلے پڑے گھوڑوں کی سرکشی ہو لگا مونہ کی ڈیے نیٹر ہر رنگ و صنف وضع کے ملتے ہیں یہاں	جمع ہجوم لوگوں کا بھر کر لگا ہے یہ بچوں بعض بیٹھے ہیں اکثر بے غیش کھڑے میدان سے پار سڑک پر چڑھ گھسیوں کی بھیڑ شوقین کلکتہ کے ہیں موجود سب یہاں
--	---

(۳) کام

آٹھنیں تتی ہوئی ہیں یہ کیا پیر کیا جوا خوش بنید باجوہ گوروں کا جی میں سج رہا کیا روشنی میں سرخ و دکتی ہیں کرتیاں کیا تم نے لال کرتی کو دیکھا کبھی نہیں	ہم سب کو دیکھتے ہیں یہ دیکھتے کہاں؟ مگر کہے سب نگاہوں کا اُجلا چوہا گاتے پھلا پھلا کے ہیں وہ گالیں گریاں اے لوگوں کو تم کو کیا ہی جو رہتے ذرا نہیں
---	---

(۴) پردہ

اس ٹنگی میں کیا ہے کرو غور تو رہی لیکن نظر سے کرتیاں گوئے تو سب میں دور اس پردے سے پروٹی ہو ہر ایک کی نظر جس میں زمین مان و مکاں ہو سمارا لیکن موٹائی پوچھو تو اصلاً نہیں نہیں ہر آنکھ کے لئے یاں علیحدہ ہی کار ہیں ہر ایک کی نگاہ میں نقشہ بنا دیا	اسرار اس میں کیا ہے کرو غور تو رہی گوروں کی کرتیوں کو ہیں گوئیے ہر دور پہرا رہا ہے پردہ سب کی نگاہ پر یہ پردہ تن بڑا ہے عجیب ٹھاٹھ باٹھ کا پردہ بلا ہے چھید کیسیوں کہیں نہیں پردہ تم ہو سحر کے نقش و نگار ہیں سب سامعین سنا منے پردہ ہو یہ پڑا
---	--

پر دوں راگ کے پیہ پر دے عجب پڑا جھاوڑی پیا نو ٹرم ہی پر دہ شراب ہے رے تو یا پڑو میں، کچھیں تو کیفیت	گندھ پ شہر کا ہے کہ معراج کا فرا کیا سچ ہی رنگ ٹھنک سب نقش اسے نہ نکھیں سی میں پڑے کیوں کیا ہی ماسیت؟
---	---

دیووں میں اور رنگوں میں کیا ہی مناسبت؟

(۵) بباہ

وہ انچواں کے زوہر و نوری لباس میں شادی کے راگ رنگ میں باجہ بدل گیا دلہن کا رنگ ہو ہو گیا گلاب ہے	دلہن کھلی ہو پھول سی پھولوں کی لباس میں ایلو ابرات بیٹھی ہے ملبسہ بدل گیا او چشم نیم مست سے جھڑنا شراب ہے
--	---

کیوں دائیں سے اور بائیں سے مڑ جائیں نہ نکھیں
جب رنگ ہی ایسا ہو تو جڑ جائیں نہ نکھیں

(۶) یونیورسٹی کا نوکیشن

عینک لگائے لڑکے کو وہ اس ہی پڑہ پر ۱۵ پیا نو ٹرم - باجہ کا نام ہے - ۱۶ پردہ کے رنگوں میں -	ہر کارہ دوڑتا ہوا لایا ہے کیا خبر
--	-----------------------------------

لیتے ہی نار ماتھ میں لڑکا اچھل پڑا بی لے کے امتحان میں جڑھ کر رہا ہوں میں ہے چانسز سے جلسہ میں انعام پارہ	میں پاس ہو گیا ہوں۔ یوں پاس ہو گیا انگلش میں اور حساب میں اول رہا ہوں میں اور فلیو صاحبان سے ہے اکرام پارہ
---	--

کیوں دائیں سے اور بائیں سے مڑ جائیں نہ انھیں
جب رنگ ہی ایسا ہو تو جڑ جائیں نہ انھیں

(۷) بچہ پیدا ہوا

وہ دیکھنا کسی کے لیے اس ہی پردہ پر منگل ہے شادیانہ ہے خوشیاں منارا نتھ ہے گول مول کہ اک کنول پھول ہے اب تو بھوکی چاندی ہے گھر گھر میں بن گئی	پوری ہوئی ہے آرزو پیدا ہوا پس دروازے پر ہے بھاٹ کھڑا گارہا نازک ہے لال لال چنبھا اتول ہے ساس مبی جوڑ دھٹی تھی تو آج من گئی
---	---

کیوں دائیں سے اور بائیں سے مڑ جائیں نہ انھیں
جب رنگ ہی ایسا ہو تو جڑ جائیں نہ انھیں

(۸) نیشنل کانگریس

وہ دیکھنا کسی کے لیے اس ہی پردہ پر لیکچر وہ دے رہا ہے دھواں دھار سحر کار	منڈپ ہے کانگریس کا غنڈہ صوم کروں جو چیرنگ دشبہ کو ہے جاتا جاگے پار
---	---

<p>بک دوک سکوت میں میں نے حاضر تھا وہ تالیوں کی گونج میں یک دل ہوئے تمام گو ان بان کہتے ہیں سب اہل زندگی</p>	<p>سروریدہ شعلہ بار ہے ابھی ہے خاص و عام وہ موتیوں سے آنکھ کاچھلکے پڑا ہے بام ہڈی سے خون سے لکھیں گے تاریخ ہند کی</p>
<p>کیوں دائیں سے اور بائیں سے مڑ جائیں نہ آنکھیں جب رنگ ہی ایسا ہو تو جھٹ جائیں نہ آنکھیں</p>	
<p>اس پردہ پر ہے ٹھیکہ میں اک لاکھ کی بخت اس پردہ پر ہے رنگہ جواں خوب لڑا اس نے بے بوجہ زبیں آتے خوشی خوشی اس پر ہے پر ترقی ہے رتبہ بڑا بڑا اس پر ہے پر ہیں سیر و تماشے جہان کے پچھڑے ہوئے لے ہیں</p>	<p>اس پردہ پر ہے سیٹھ کو دو لاکھ کی بخت تنہا ہے ایک فوج سے کیا ڈٹ کے اڑ رہا مقصود مراد دل کی ہیں لاتے خوشی خوشی یکدم ہے میرے یار کا درجہ چڑھا چڑھا اس مینے پر ہیں نقشہ بہشت و جنان کے مردے بھی اٹھ کھڑے ہیں</p>
<p>کیوں دائیں سے اور بائیں سے مڑ جائیں نہ آنکھیں جب رنگ ہوں و خواہ تو جڑ جائیں نہ آنکھیں</p>	
<p>(۹) سلطنت</p>	<p>حقیقی ابھدوت</p>
<p>وہ! کیا سی پیار نقشہ ہے! آنکھوں کا پھل رلا! اُس سوہنے نوجوان کا جینا</p>	<p>بھل ہوا</p>

محل اُس کا جس کی چھت پہ ہیں میرے جڑے ہوئے
 قوس قزح وابر کے پردے تنے ہوئے
 مسند بلند تخت ہے پر بت ہرا بھرا
 اور شجر دیو دار کا ہے چنور جھوٹا
 نغمے سُریلے ”اوم“ کے ہیں اُس سے آ رہے
 ندیاں پرندے باد ہیں وہ اُس ملارہے
 بیہوش و حس ہے گر چہ پڑا کھال کی طرح
 دُنیا ہے اُس کے پیر کو فٹ بال کی طرح
 کیسی یہ سلطنت ہے عدو کا نشان نہیں!
 جس جانہ راج میرا ہوا ایسا مکاں نہیں
 کیوں دائیں سے اور بائیں سے مڑ جائیں نہ آئیں
 جب رنگ ہوں دلخواہ تو جڑ جائیں نہ آئیں

(۱۰) مایا

اور کیا ہی پھر بھڑاتا ہی ہر آج سنگتیں اِس پر فے پر میں کوہ دیبا بان یا رو شہر باشا زبے اور دکان اسی پر دپر تو ہیں	پھیلے ہے کیا رنگ رنگ میں اِس پر دپر میں جھیل خبریہ خلیج و بحر سب پر سب جوان اسی پر دپر تو ہیں
---	---

پنچیر اور کتاب اسی پردہ پر تو ہیں	سب کد و آسمان اسی پردہ پر تو ہیں
پیل سپا و غلام اسی پردہ پر تو ہیں	شاموں کے شاہنشاہ اسی پردہ پر تو ہیں

کیا جھلکاتا پردہ ہے یہ عنکبوت کا
وے ہے خیال (دُکلا ہو) کام ستوت کا

(۱۱) نقوش و نگار اور پردہ ایک ہیں

یہ دو نہیں ہیں - ایک ہیں - پردہ کہو کہ نقش
نقش و نگار پردہ ہیں - پردہ ہی تو ہے نقش
یہ استعارہ تھا کہ وہ "مایا کے روپ" ہیں
وہ مایا کہو، کہ یوں کہو یہ وہ نام "روپ" ہیں
"اسم و شکل" ہی "مایا" ہیں "مایا" ہے اسم و شکل
ہم معنی "مایا"، کہ ہیں یہ سب رنگ روپ و شکل

بذ. نوٹ انگلیٹہر باشندے سے اُمید رکھتی ہو کہ وہ اپنا فرض رڈیوٹی پورا پورا
ادا کرے، اس قسم کے فقرات ظاہر انگلیٹہر کو باشندگان سے جلا جلتے ہیں لیکن فی
الواقعہ انگلیٹہر کوئی علیحدہ ہستی نہیں ہے جو کہ باشندگان نکلتاں حکمرانی کر رہی ہو، باشندگان
انگلیٹہر ہی بہیئت مجموعی انگلیٹہر سے نامزد ہیں نقطوں کا مجموعہ ہی بہیئت کلی
خط کہلاتا ہے خطوں ہی کا حاصل بہیئت مجموعی سطح نام پاتا ہے، سطحوں کا تہہ بر تہہ
اجموم ہی جسم کہلاتا ہے

(۱۲) فلسفہ

پروہ کھڑا ہے مایا کا یہ کس مقام پر؟	ہے یہ سرور پر کہ حواس عوام پر؟
سے بھی کہیں کہ مبنی ہے یہ و ہم خام پر؟	کیا سچ ہے - ایسا وہ یہ میرے لم پر؟

در نشانت (۱۳) محل پروہ

ہے اس طرف تو شور سرور و سماع کا	اور اس طرف ہے زور شنیدن کی چاہ کا
ان دونوں طاقتوں کا وہ کرنا دیکھتے	پُر زور شور لہروں کا چکرانا دیکھتے !
لہریں ملیں مٹیں - المیو اپید ہوئے جاب	یہ جیلے ہی برقع میں پروہ ہوئے آب

۱۵ سہارا لیٹے ہوئے - ۱۵ کھڑا یعنی سہارا لیٹے ہوئے ہے - ۱۵ سب سے اوپر
(بقیہ نوٹ نسخہ گزشتہ) اسی طرح سامعین کے تصورات کا جہوم ہی یہاں پروہ کہا گیا ہے اور انسانوں
کے اہام جزوی (ادویا) ہی بلکہ یہ بیٹ لکھی (سمشھی) مایا کہلاتے ہیں - مایا آپ کے اہام
و خیال سے علیحدہ کوئی طاقت نہیں :-

یہ تصورات کا پروہ سامعین اور مینڈ باجہ کے بیچ میں حایل ہو رہا ہے - نیز سامعین اور
مینڈ باجہ کے بدولت قائم ہے لیکن جو لوگ علم موسیقی میں ماہر ہیں - وہ اس پرے کے پار دیکھتے
ہیں - وہ رگ کے اکسائے ہوئے خیال میں غلطاں نہیں رہتے - بلکہ خود رگ کو سمجھتے اور رگ کا
حفظ اٹھاتے ہیں - اسی طرح عام لوگ تو مایا یعنی رنگ روپ نام شکل (میں) الجھے رہتے ہیں لیکن گینا
وان (ہر حقیقت) سہوا اشکال کے گورکھ دھندے کو کاٹ و ہم و فرض کے پار سرور و طاق ذات باری کا دیدار کرتا ہے

موجوں ہی کا مقابلہ پر وہ کا ہے محل	موجیں ہیں آب کہتے نہیں کیوں محل چلن؟
ہاں! یہ تو راست ہے کہ سرود اور سامعین	دونوں بٹے ہیں وہ جل روپ رام میں
اور رام ہی میں پر وہ ہے نقش نگار میں	یہ سب اُسی کی لہروں کے موجوں کا ہیں

(۱۴) احساس عام

عارف شائستہ

محسوس کرنے والی ادھر سے یہ آئی لہر
 محسوس ہونے والی اُدھر سے وہ آئی لہر
 دونوں کے عقد شادی سے پیدا ہوئے جناب
 یعنی نمود و نشئہ ہوئی پانی میں جھٹ شتاب
 لہریں بھی اور جلیکے سب ایک آب ہیں
 ان سب میں رام آپ ہی رمتے جناب ہیں
 مایا تمام اس کی ہے ہر فعل و قول میں
 مفعول فعل فاعل و ہر ڈول میں ڈول
 آبشاروں اور نواروں کی پہاروں کی بہار
 چشمہ ساروں سبزہ زاروں گلخنداروں کی بہار
 بحر و دریا کے جھکولے اور صبا کا خوش خرام
 لہ بحر حقیقت - ۵۲ جل روپ -

مجھ میں متصور ہیں یہ سب ”اوم“ میں جیسے کلام
پسر کر لیتا ہوں جگ میں صبح میں اور شام میں
چاندنی میں روشنی میں کرن میں اور رام میں

(۱۵) رام مبرا

یہ تو سب راست ہے ولے از روئے ذات بھی
دیکھو تو پردا نقش و عینہ نہ تھے کبھی
ہے موج ہی میں رد و بدل جس کے باوجود
قائم ہے جوں کا توں سدا ایک آب کا وجود
از اعتبار ذات پہ کنا پڑا ہے آب
پیدا ہی کب ہوئے تھے یہ امواج اور حباب
از روئے رام پوچھو تو پھر وہ نگار و نقش
مایا وغیرہ کا کہیں نام و نشان و نقش
حرکت سکون اور تغیر کا کام کب
نطق و زباں کو دخل صفا توں کا نام کیا
اقبال کہاں ادبار کہاں یاں بیٹی کمی کو بار کہاں ؟
یاں پن کہاں اور پاپ کہاں اور مجھ میں جیتا و ہر کہاں

ایک دانہ حقیر چھوٹا سا
آج بونے کو دانہ لاتے ہیں
یہ بھی خشناس ہی کا دانہ ہے
ہو ہو ہے وہی تو اسیں بھی
سج بتائیں ہے یہ وہی دانہ
خوب دیکھو پکار کر کے آپ
غور سے دیکھئے حقیقت کو
اصل دانہ نظر نہ آتا ہے
میرے پیالے انوفات واحدی
جان بھی کو جب کہ سائینس دار
جرم گوء ہو گیا ہو دو ٹکڑے
پیشتر کاٹنے کے ایک ہی تھا
دونو ویسا ہی زور رکھتے ہیں
دو کو کاٹیں تو چار بنتے ہیں
کیا دکھاتی ہے کھوکر یہ بات
گوء منو کا شریر چھوٹ گیا
ہرشی کی نسل میں ہے وہ ہی

(۲)

اپنی طاقت میں کیا بلا نکلا
اُسکی طاقت بھی آزماتے ہیں
یہ بھی طاقت میں کیا لگانہ ہے
شکنتی آدم کے بیج میں جو تھی
نہ یہ پھیلنا ہو نہ دو گانہ
ماہیت بیج کو قلیل سا ناپ
نظر آتا ہے بیج کیا کسکو؟
نہ وہ گھٹنا ہے بڑھ نہ جاتا ہے
تیری قدرت اگر چہ بے حد ہے
امتحان کو ہے کاٹنا یکساں
ایک مرتے نہیں وہ یوں کیرے
جب دیا کاٹ دو ہوئے پیدا
جیسے وہ کیر جس سے کاٹے ہیں
چار سے آٹھ بن سکتے ہیں
کاٹنے میں نہیں ہے اتنی ذات
پر کمر وڑوں ہنود ہیں پیدا
شکنتی آدمی منو میں جو تب تھی

دور سے کہتا پڑا ہے کہ پھر میں
ضد نہ کیجئے گا۔ بس معاف کرو
شیشہ ٹوٹا ہوا بڑھا روع کا
را نہیں ظاہر ہے ایک ہی لسان
منظر آدمی ہے کوئی ہو
نام رُپوں میں ہے ہی مہر
اسمیں حسوں کا دخل بجا ہی
پر جو تو ہے سوا ایک میں ہی ہے
تو ہی ہے لاٹ صاحب تو ہوا
تو ہی تھا وہ گڈ ریا بردار
تو ہی تو لا ہے پھوڑے ہے ہے
تیرا منظر ہے نور کا کھڑا
تویر مو نور ساتھ میں ہے تیرے
جان کرتے ہیں رنم ہی نثار

ہاں اگر کچھ کسر ہے ظاہر میں
جھٹ نکالو یہ ہیرا صاف کرو
ایک شیشے میں ایک ہی روع تھا
مختلف ہو گئے ہست ابدان
رید ہو بگر ہو عمر ہی ہو
گوئی نگرے کا سرفوں میں ظہور
ہر یہ مگر ہذا بت خود کیا ہے
اسم فرضی - شکل بدلتی ہے
تو ہی آدم بنا تھا تو حوا
تو ہی ہے رام تو ہی تھا راون
جھوٹ تم کو صنم نہ دیا ہے
سیمبر کا وہ چاند سا کھڑا
دل جگر سب کا ہاتھ میں ہے تیرے
ماہ و خورشید برق و انجم و نثار

(۳)

(۱۸) دنیا کی حقیقت

رک نگہ پر ہے سب کی اسی دہر

کیا ہیں یہ کس طرح ہوئے موجود

پایا کرشن

(۴) سٹھول شریہ

<p>خواب گذرا تو جاگرت آئی جو میں سونو کھشم نے قدم بایں کھا یا کوہوں کہ جسم نازک نے شب کو شیریں بدن جو سوتا ہے جب زمستان کی رات آتی ہو دریا کا کر کے مشاہدہ دیکھا ٹھیک اس طور پر ہی جسم لطیف یوں تو ہر شب لباسِ ظاہر کو الا پھر صبح پہن لیتا ہے</p>	<p>نڈی میدان میں اُتر آئی گدلا خاکی کثیف جسم لیا صوف موٹے کے کپڑے پہنے جامہ تن سے اُتار دیتا ہے ننگا دریا کو کر سلاقی ہے خمرقہ ہر سال میں نیا ہی تھا بدلتا پیر پہن ہے جسم کثیف دور کرتا ہے بدن دربر کو سٹھول دیہ میں پھر آن رہتا ہے</p>
--	---

(۵) آواگون

<p>لیک مرتے سے یہ جسم لطیف جب بُرائی یہ ہو گئی پوشاک کینچلی چولا کو اُتار دیا اس کو کہتے ہیں ہندو آواگون</p>	<p>بدلتا مطلقاً ہے جسم کثیف دے اُتاری - یہ پھینک دی پوشاک اور ہی جسم پھر تو دھار لیا بدلتا جسم کا ہے آواگون</p>
--	---

(۶) آتما

<p>مہر جو برف پر درخشاں تھا وہی ستھول رو و میداں پر ایک دریا کے تین موقعوں پر بلکہ دنیا کے جتنے دریا ہیں آتما ایک تین جسموں پر ساری دنیا کے تین جسموں پر آنا جانا نہیں ہے آتما میں آتما میں کہاں کی آداگون</p>	<p>صاف نالوں پہ نور افشاں تھا جلوہ انگن تھا آب حیراں پر مہر ہے ایک حاضر و ناظر تحت پر تو بسحوں کے سب عاہیں جلوہ انگن ہے حاضر و ناظر ایک آتما ہے باطن و ظاہر یہ تو مفروض سب بوجے تن میں آئے کس جاء اور جائے کون</p>
--	--

(۷) تین برن

<p>اصل کو اپنے بھول کر انسان مرتا ز گوش جب کہ جاتا ہے ہے تعاقب میں دہم کا صیاد گاہ بدن کثیف میں آیا کبھی کارن میں ہے پناہ گزیں</p>	<p>بھولا بھٹکا پھر ہے ہو حیراں جھاڑی جھاڑی میں سر جھپٹا ہوا چھوڑتا ہی نہیں ذرا جلا د گاہ جسم لطیف میں دھایا دہم سے بن گیا ہے بانٹہ دیں</p>
--	--

(۸) شور

جسم بیروں ہوں ٹھکانہ جی میں لی عیش و عشرت عواص میں چکھا کھانے پینے میں سمجھ رکھا بخت ایک تن پروری ہی سمجھا فرض کہ نہ ہو جسم کو زوال کہیں ہے فقط آرزو تولد کی سمجھا دریا کثیف جمعیت اُس کو گناہی چاہیے شور	جس نے استھول میں شست کری مرکز الفت کو بدن میں رکھا کر لیا جسم اپنا پایہ تخت نہ رکھی علم و فضل سے کچھ غرض غرض یہ تھی چلا جو چال کہیں جس کو پرواہ نہیں ہو عزت کی ڈال کر سنگہر انانیت بے دم دیہ کثیف کا چاکر
--	--

(۹) ویش

ولاجد مانی اُسے بنا بیٹھا دوید شوکشم ہوں میں جو ہو سو ہو طعنہ خنجر سا چیر جاتا ہے ظاہری پیڑ دکھ سہ لیگا مریٹے گا نہیں وہ ڈرنے کا	ڈیر جس نے لطیف میں رکھا کہہ رہا ہے زبان حال سے جو جو ٹوٹی سے قابو آتا ہے بھوکا کا ٹیکا ننگا رہ لے گا موقع شادی کا ہو کہ مریکا
--	---

<p>چوٹی قرفے سے بھی جگر دے گا جسم سوکھشم کو گولی مار نہ دے دیکھوں کیا خلق مجھ کو کہتی ہے ہمنشینوں سے بڑے کے عزت میں پینڈ و لم کی طرح تماشا ہے گیند سان دوڑتا ہر اسان ہے تنگ کا اضطراب ہے جس کو پاس ناموس ہی کی دھن میں ہے خیال وحشت فزائے پر جو ہے طبع جس کی سدا ہے مستان مخ پہاڑی ندی بدلتی ہے دیہ سوکھشم سے کالج ہے جسکا شکل و صورت میں خواہ کیسے ہو</p>	<p>گھر گرورکھ کے خرچ کرے گا کوئی میرے کو بولی مار نہ دے فکر ہر دم جسے یہ رہتی ہے جان جس کی ہے زندا است میں پل میں تولہ گھڑی میں ماشا ہے رائے لوگوں کی مثل چوگان ہے رات دن پیچ و تاب ہے جس کو رہتا اس ہی اوصیڑ بن میں ہے جینا اوروں کی رائے پر جو ہے قیاس میں جسکے ٹیڑھا بیڑا ہے گاہ چڑھتی ہے گاہ گھٹتی ہے ایسا وہی مزاج ہے جس کا وشن کہنا بجا ہے ایسے کو</p>
--	--

کستری

<p>ہے اچل بزم میں ہو یارن میں ستقل عزم قول پکا ہے +</p>	<p>جس کی شمشا ہے دیہ کارن میں نیا بل جائے پر نہ ہلتا ہے +</p>
---	---

خواہ تعریف خواہ مذمت ہو
 لاج سے بچنے جسے نہ اصلا ہو
 جو نہیں دیکھتا ہے پبلک کو
 راستے پر آوروں کی جو نہ چلتا ہے
 لوگ دنیا کے بن مخالف سب
 زہر سولی صلیب یا پھانسی
 جس کو تعریف کی نہیں پرواہ
 پیر پوچھیں گے نام پوچھیں گے
 اُس کو اوتار کر کے مانیں گے
 دھرم چھتری ہے یہ مبارک دھرم
 آج اس دھرم کی ضرورت ہے
 نام کو برہمن اور چھتری ہو
 سب کو درکار ہے یہ کشتری دھرم
 اسکو کہتے ہیں لوگ کیسے بکیر
 اس تلیٹی پہ رہتا ہے چھتری
 جس سے دنیاں تمام آتی ہیں
 ہے چمک دمک اور آب و تاب

شادی اور غم پہ جس کو قدرت ہو
 دودلی سے نہ کام پستلا ہو
 مد نظر باطن مبارک ہو
 قوم کو آپ جو چلاتا ہے
 جان لینے کو آئیں اُس کی جب
 ہنس کے سہتا ہے جیسے ہو کھانسی
 خالی تعریف سے ہی وہ ہوگا
 لوگ جب اُس کی بات سمجھیں گے
 لوگ جب اُس کی بات جانیں گے
 برتر از ضعف و ننگ و عار و شرم
 دھرم یہ برتر از کدورت ہے
 نام کو دلش ہو کہ شودر ہو
 جان نیشن کی ہے یہ کشتری دھرم
 دیکھ کارن کو جان اس کا گھر
 رانا پر تاب اور سیوا جی
 رنج بیوپار کو سجاتی ہیں
 یہ بلندی ہے گویا عالم تاب

اس زمیں پر یہ ہے بلند ترین
چشمہ بیوہ کا ہے سمبھالا
جوش اور خروش ہے جسمیں
شیرِ نر کو نہ لائے خاطر میں
گر ج سے کوہ کو ہلاتا ہے
جوق در جوق فوجِ دل بادل
دھرم کی آن پر ہے جان قرباں
دوبی کشتری ہے رام کا پیارا
مست پھرتا ہے زور میں بل میں
توپ بندوق کی صدا سے ڈر
کیکپی میں نہیں کبھی آتا
گرچہ گھائل ہو پھر بھی سینہ سپر
تیر و تلوار کی ونا دُن میں
جان بازی ہی جس کی راحت ہو
رَن ہو گھمسان کا قیامت ہو
زخم زخموں پہ خوب کھاتا ہے
سخت سے سخت کا رزار و رزم

سند شاہی کو ہے زریب ہیں
راج ہے اُس کا مرتبہ اعلیٰ
سورماہن کی ہوس ہے جسمیں
تہلکہ ڈالے فوج و لشکر میں
دل ببر کا بھی دہل جاتا ہے
ستھیا لائے ہے بیچ اور بائیں
گیدی بن کر نہ ہو کبھی حیراں
دیش پر جس نے جان کو دہرا
کوند جاتا ہے بجلی بن پٹی میں
انگلی لیتا نہیں وہ کان میں دھرم
لائے جاں کے پڑیں نہیں دُرتا
شوک کرتا نہیں نہ پچھتا
ابھیمتو سان جامرے رَن میں
جنگ و زور آوری ہی فرحت ہو
ہلاکا ہنگامہ اور شامت ہو
پیر پیچھے نہیں ہٹاتا ہے
شانتی دل میں ہو عزم ہو باجزم

<p>دل تو فانیغ ہو۔ کارکن تن ہو تندر مور و بلخ ساسکر تھا شکر بابے کا اور تیروں کا گردے مہر بن نقیر رہا وہ دلاور کمال کی جر میں کیا ہی مضبوط دل ہے مردی ہی فلسفہ کیا عجب بتا ہے سوچا چاہیں گے غور سے بل بل سپاہ من چلا بہادر ہے</p>	<p>جسم حرکت میں چٹ سا رکن ہو ہر دو جانب سما بھینگر تھا ہاتھی گھوڑوں کا شور بید کا شور تھا آسمان کو چیر رہا آفر تفری میں اور گڑ بڑ میں کیا دکھاتا جوان مردی ہے گیت ٹھنڈک بھرا سنا تا ہی جکے نکتوں کو تا آبد کامل سخت نعروں میں غانت یہ نہر ہے</p>
---	--

(۱۱) برہمن

<p>برف کو آب کر بہا تا ہے روتی بھرا دریا باں ہے دلے ہے پرکاش کہہ و مہتر کو تینوں دیہوں میں ہے جو نور انگن شوہوں شوہوں ہوں خاص شکر ہوں وہ برہمن ہے۔ وہ برہمن ہے</p>	<p>کوہ پر شو نظر جو آتا ہے جس سے کیلاش ہی نہ تاباں ہے دیش چھتری کو اور شودر کو اوم آئند آتما چیتن رشتھا میں ہو چکی کہ یہ میں ہوں روتے عالم پہ نور انگن ہے</p>
---	--

<p>نمکت خود درشنوں سے مکت کرے تین گن سے پرے ہے پر سب کو جس کو فرحت نہ دے کبھی پیا کھڑا کرتا نہیں ہے دست و دعا مانگتا خواب میں بھی کچھ نہ ہے ویشنو کو لات مار دیتا ہے</p>	<p>نور اور زندگی سے چست کرے نور دیتا ہے خواہ کیا کچھ ہو برہمن ہے وہی جو ہو ایسا ہے غنی ذات ہی اُسے دھن ہے اس کی ورشی سے کلچ گندک ہے وہ برہمن ہے۔ وہ برہمن ہے</p>
--	--

(۱۲) ذاتِ مُبرا

<p>تینوں اجسام سے گزر کر پار حُسن میں اپنے خود درخشاں ہوں میتیں کیا مزے سے کھاتا ہوں میری کمرنوں میں ہو گیا ڈھوکا قلعہ دُکھوں کا سر کیا ڈھایا ہست مطلق سے ور مطلق پر کچھ نہ بگڑا تھا کچھ نہ سدھرا اب</p>	<p>یاں عدو ہے نہیں نہ کوئی یار مہرتا باں ہوں مہرتا باں ہوں موت چٹنی میچ لگاتا ہوں آب کا تھا شراب ڈونیا کا راج افلاک و مہر پر پایا جھنڈا اکاڑا پھر ہرا لہرایا کچھ گیا تھا نہ۔ کچھ نہیں آیا</p>
--	---

بھارت ورث

(۱)

سائے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا
 ہم بلبلیں ہیں اُس کی وہ بوستان ہمارا
 غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دلِ وطن میں
 سمجھو وہیں ہمیں بھی ہو دلِ جہاں ہمارا
 پرستہ وہ سب سے اونچا ہمایہ آسمان کا
 وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا
 گودی میں کھیلتی ہیں جبکہ ہزاروں تدریاں
 گلشن ہے جبکہ دم سے رشکو جہاں ہمارا
 اے آبدار و دکنگا! وہ دن ہے یادِ تجھ کو
 اُترا ترے کنارے جب کاررواں ہمارا
 مذہب نہیں سکھاتا آپس میں دیر رکھنا
 ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا
 یونان و مصر و روم سب مٹ گئے جہاں سے
 باقی ہے پرا بھی تک نام و نشان ہمارا

دیکھا ہر پیارے میں نے دنیا کا کارخانہ (۱) سیر و سفر کیا ہے چھانا ہے سب زمانہ
اپنے وطن سے بتر کوئی نہیں ٹھکانہ || خار و ظن کو گل سے خوشتر ہو سب نے مانا
اہل وطن سے پوچھو تم خوبیاں ظن کی ببل ہی جانتی ہو آزا دیاں چین کی

کھاؤ ہوا وطن کی کچھ اور ہی مزہ ہے (۲) پانی پیو وطن کا امت سے بھی سولہ ہے
خاک وطن نہ کیئے اکسیر و کیمیا ہے || مرتبہ تری زیریں کا کچھ اے وطن جدار ہے
جو شے غرض یہاں ہو دنیا سے ہو زلی نام وطن نے اس میں تازہ ہو جان الی

باغوں میں پھر کے دیکھو کچھ اور ہی ہے نہرت (۳) کھیتوں یاں کے آتی ہو آنکھوں میں نرتو
رکتے ہیں یاں کے دریا کچھ اور ہی لطافت || یہاں کے پہاڑیں ہو عرش بریں کی قیامت
دنیا میں پھر کے دیکھا ہرگز کہیں نہیں بلع بہشت کیئے یہاں کن رہیں نہیں

جو ہر وطن میں آکر کھلتا ہے آدمی کا (۴) جب تھا وطن سے باہر ٹھیکہ آدمی تھا
یہاں آدمی نہیں وہ ہے باپ یا کہ بیٹا || کتا ہے کوئی بھائی کوئی اُسے بھیجتا
میاں گوش ز رہیں بہر الوفت بھری صدق باہر وطن سے ہرگز جوکان میں آئیں

ہے ہم کو جان و دل سے اپنا وطن پیارا (۵) اچھا وہ دن ہو اسکی خدمت میں جگدازا
کہتے ہیں ہم وطن کو آنکھوں کا اپنی تارا || وہ جان ہے ہماری ایمان ہے ہمارا
ہاں مہر یسن ہے دنیا میں سب نے مانا اپنے وطن سے بتر کوئی نہیں ٹھکانا

فہرست بچن رولیف دار

صفحہ	بچن رولیف دار	صفحہ	بچن رولیف دار
			الف مقصورہ
۱۳۰	اے کہ عمرے در پئے اومید ویرم شو بنو	۵۳	اب تو میرا رام نام دوسرا نہ کوئی
۱۳۸	اے نور چشم عقل و جان بر تخت سلطان توئی	۱۱۲	اب سو ہے پھر پھر آوت با نسی
۵۱	ایک ہی ساتویں کچھ ایسا ملا دے ساتیا	۱۵۰	ابر کو بہشتان میں کیا فی الحال
۱۰	ایسا دا سیدہ اینشد کے آٹھویں شتر کا بھاد		ابھد فوج
۷	ایں غرہ وایں غرہ زن و بتر این کھرا	۲۶۷	انے مے کی خاطر کس چھوڑی دیے جب
	(آ) الف محدودہ	۱۸۵	اگر آ کھند میں نو اس ستھان
۱۹۶	آدے مقام آئے امیرے پیار یا	۲۹۳	اجی مان مان مان کیا مان لے میرا
۲۹۵	آدیکھ لے بہار کہ گیس پیار ہے	۱۲	احساں بنام
۱۹۷	آپ میں بار دیکھ کر آئینہ جھنکا کر بوں	۳۰۶	اے کو اچھے کیا ہے یاد جانے بائیں جانوں
۲۰	آپے لاڑا آپے لاڑی آپے پئے بنو قنبر الیہ استر ہو	۶۲	اگر آزار اچھو میں رنگ بھر طرح طرح
۳۲۸	آتا	۲۱۳	اگر خدا جو یں خدا کمرہ اندر
۳۲	آخر تو باسل! اصل خویش آو	۱۳۵	از دم خود تانے جزئی بر خود میں و زود ہیں
۳۱۲	آوی کیا ہے	۳۶	اک خود مستی بن اور مست سب پڑے
۲۹۷	آکری	۱۹۴	اک ہی دل چھاسو وہ بھی دلبرے کیا اب
۲۳۲	آزاد ام آزاد ام از رخ دور افتادہ ام	۶۳	اگرچہ ظلم جگہ سے ملے تو مل جاوے
۲۸۰	آزادی	۱۴۵	اگرچہ شوق ملنے کا آئیں کی رمز پانا جا
۹۵	اے ماؤ شتری دست بیازار آمدہ	۱۱۳	اگر بیا ایسا اتنا ہی سے باقی پیش آزا
۳۰	آکھہ ہوے تو دیکھ دن کے پر دے میں آند	۱۰۰	الوداع میری ریاخی اودوداع
۳۷۵	آہنند اندر ہے	۱۸۳	اگرچہ شاد رنگ تھیں نزدیک
۳۲۷	اکوگون	۱۲۶	امر ناقد کی یا ترا
		۲۹۰	اے آنکھ میری روز و شب دراز دوست و عیال
	ب	۱۰۹	اے دیوانہ کوئے جاناں است از جان ہم من
۹۶	باز آرم باز آرم تا وقت را سیوں گم	۸۶	اے دن تو رہ عشق میں مردانہ جو سر و نہ چو
۱۹۹	باز بچہ اطفال ہے دنیا میرے آگے	۵۰	اے طالبان! اے طالبان! امن با شامہر یا شتر
۱۲۰	باغ جناس کے گل ہیں یا غار میں تو ہم ہیں	۲۴۳	اے عاشقان! اے عاشقان! امن عاشق ویرینام
۵	باغی ادائیں دیکھو چند کا سا کھنکراہیکھو	۱۰۴	اے عاشقان! اے عاشقان! امن عاشق کیا ستم
		۲۳۸	اے قوم بوج رفتہ کجا عید کی شید

صفحہ	بھجن رولیف وار	صفحہ	بھجن رولیف وار
۲۹۸	تصویر یار	۲۰۸	بھا کر آپ پہلو میں ہیں آنکھیں دکھاتا ہے
۵۷	تماشا ہے جہاں ہے اوجھ ہے سب تافانی	۳۰۴	بجھ پیدا چوڑا
۲۱۲	تمام دنیا ہے کھیل میرا میں کھیل سب کو	۲۱۷	بچھڑتی دھن دھن سے ہے جب
۳۱	تو کھڑ کر اچھا رگت میں تو کچھ کر پکار	۱۷۵	بدلے ہے کوئی آن میں اب رنگ زمانہ
۱۹	تو کو اتنا شاکہ نہ رہے	۱۹	برائے نام بھی اپنا نہ بھجے باقی نشان رکھنا
۶	تو ہی اہل میں ہیںاں ہے تو ظاہر ہر رکناں پر ہے	۱۵۱	برف نے باندھتی ہے دستار فضیلت میرے سر
۸۳	تو ہیں ہیں میں ناہیں دے سچاں!	۳۳	برہمن
۴	تیری میرے سوا می! یہ بانگی آدو ہے	۱۰۶	بفسر دغ ہم تن الم بہ درد آبلہ در قدم
۳۳۸	تینوں اجسام	۱۵۰	بن کے لکھوئے پختہ ہستی پر بکھر جاتا ہوں
۳۳۳		۱۲۳	بھاگ نہاں دے اچھے جہاں دھن رام نے
	ط	۱۹۹	بھلا ہوا ہر مہر و سر سے ملی ملا
		۲۲۸	بھے بھیدتے بھرم دی ماڑیاں تے
		۳۰۳	بیابا
۳۰۶	ٹھنڈک بھری ہے دل میں آئندہ بے رہا ہے	۸	بجھت رام ہی بھجھت رام ہی بولت رام ہی
	ج	۱۷۲	بیجاری میں کیا فی کی سالک
			پ
۱۲۶	جان تو دل دیاں چیشاں کھیلے		پاس کھڑا نظر وں میں نہ آئے ایسا رام بہار کے
۲۳۰	جب آئندہ اور یا آفت کا ہر چاہیڑن آبادی ہو	۲۲۸	پالیا جو بھگتا کہ پانا کام کیا مانی رہا
۷۴	جس پریم رس چاکیا نہیں مرت پنا تو کیا چوڑا	۳۰۲	پرودہ
۶۸	جس کو شہرت بھی ترستی ہے وہ رسوا کی ہو اور	۷۶	پریت نہ کی سر و پ سے تو کیا کیا کچھ بھی نہیں
۱۱۵	جس کو کہتے ہیں خدا نام ہی تو ہیں	۱۲۵	پڑی جو رہی ایک لذت زمین میں
۳۸	جس جو کین جس جو کین جس جو	۱۸۷	پڑے ہیں تو ہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں
۲۶۲	جسم سے ہے تعلقی	۲۰۲	پھنکے دکاں گزرا سے سب بخش دوں گا میں
۱۷۹	جنگل کا جوگی (جنگل میں جوگی بتا ہے)	۱۸۹	پیازوں! کیا کہوں احوال کی اپنے پریشانی
۱۵۳	جسٹون ٹوڑ	۲۰۱	پیتا چوں تو ہر دم جام سرور پریم
۹	جو تو ہے سو میں ہوں جو میں ہوں سو تو ہے		ت
۱۴۳	جو خدا کو دیکھنا ہو تو میں دیکھتا ہوں تو کو		تا میہ صفت شودہ نگر دی تو سنگ
۹	جو دل تو تم پر مٹا ہے ہیں نہ باقی مفلکت	۸۴	تجلی کاست حق را در نقاب ذات انسانی
۷۴	جو مست ہیں ازل کے اُن کو شراب کیا ہے	۱۳۷	تر میر بھید ویراگ تو مان اپمان کیا
۱۸۹	جوگی کا سچا روپ	۳۵	
۵۴	جو میں آمد آؤش کا مجھے دل نے مزدہ سدا دیا		
۳۰۶	جویم! جویم! جویم!!!		

صفحہ	بھجن روایف وار	صفحہ	بھجن روایف وار
۴۲	دلنا غافل نہ ہو کہ دنیا چھوڑ جائے	۴۰	جھوٹی دیکھی پریت جلت میں جھوٹی دیکھی پریت
۱۵	دلبر پاس دسا دھونڈن رکھتے جاوٹا	۴۴	جیا تو کو مجھ نہ آئی۔ مورکھ میں عمر گنوائی
۴۱	دنیا کے جنگلوں میں پہ پہ بول جنگل کا		ج
۱۶۶	دنیا کی جھٹ پر سے لکار	۱۲۱	چادر سے مہج کی نہ چھپے چہرہ آب کا
۳۱۴	دنیا کی حقیقت	۱۶۹	چاروں پہ ابری واہ اُنھی تھی کیا کھٹا
۹۲	دوش آن صم کیک نہ دوش گزشت زمین چوں پری	۱۵۲	چاند کی کرکوت
۱۲۲	دیا اپنی خودی کو جو ہم نے مٹا	۱۱۱	چکھو جنہیں بھجنیں ہیں پکڑی اکھ جان
۱۴۳	دیو عارف	۲۱۳	چٹا صبا کا حکم کھک لا تا پیام یار ہے
۷۳	دیکھا نہ شب جو یار کو نور نیا سے کار کیا	۲۳۶	چہ تدبیر سے مسلماناں! کہیں خود رائے داغ
	و	۲۸	چیت دنیا سرسپر پر سیدم از فرزند
۳۱۷	ذات باری تعالیٰ		ح
۳۳۴	ذات مبارک		حباب جسم لاکھوں مرثیے پیدا ہوئے مجھ میں
	د	۲۰۹	خ
۲۹۳	رات کا وقت ہے بیاباں ہے		خ
۶۱	راخنی ہیں ہم اسی میں ہمیں نری خمار	۵۵	خیر تیرے عشق سن نہ جنوں رہا نہ بہی رہی
۳۱۰	رام مبارک	۱۱۶	خدائی کہتا ہے جس کو عالم
۹۷	رستم بہ عیب و کفر از در نہاں	۲۷۱	خطاب بہ بیہولین
۵	رفیقوں میں اگر ہے مروت تو مجھ سے	۲۴۰	خلق منم۔ خاندہ منم۔ دام منم۔ دانہ منم
۱۵۳	روستی کی کھاتیں		د
۸۱	مرہ مرہ دے عشقا مار بانی	۲۵۷	دان
۶۲	رہا ہے ہوش مجھ باقی اسے بھی اب نہیں جا	۶۰	در جاناں سے خاک لائیں گے۔ ابا کعبہ...
۱۷۴	رے کرشن ایکسے ہو رہی میں نے مجائی	۸۹	در وستان حجت ابجد از خود رختی است
	ز	۱۰۳	در عشق نہ جسم و جام
۳۳۴	زراں جہاں سنو سن عشوہ ناز کی کمن	۱۰۷	در جو مارا در جہاں در ماں مبادا ہے شما
۲۹	زبرد رہو رہے جیا! زبرد رہو رہے	۱۱۱	در با سے شباب کی ہے یہ جہانم اور نہیں...
		۱۲۳	دل کو جب غیر سے صفا دیکھا

صفحہ	بھجن روایف وار	صفحہ	بھجن روایف وار
	ع		س
۱۶	عاشق ہے تو دلبر کو ہر اک رنگ میں پہچان	۱۱	ساوہو دور دوائی جب ہووے
۵۶	عشق آیا تو ہم نے کیا دیکھا	۳۳۵	سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا
۷۶	عشق دی تو میں دنیویں بہار	۳۶	سائیں کی صدا
۷۰	عشق کا طوفان بیاسے حاجت میں غارت	۱	سبب شاہوں کا شاہ ہے میں میرا نشانہ کوئی
۷۵	عشق ہووے تو عشق ہو جانا چاہیے	۲۲۷	سختیوں کی سیر
۴۹	عقل کے در سے اندر عشق کے سیکرے ہیں	۱۴۵	سر پر کاش کا منڈل ہے
۱۹۴	عقل عقل نہیں چاہیے ہم کو پاقل چن درکار	۲۶۶	سنگدرو کو بھگدروں کے درشن
۱۳۹	علم را عقل را و قال و فیل	۲۰۵	سلطنت حقیقی اجدوت
۸۰	علموں میں کس کو رس ہوا	۵۱	سچھ بوجھ دل کھوج پیاسے عاشق ہو کر سو
	ع	۳۲۶	سوکھ شمشیر
	ع	۲۷۲	سینہ زخم
	ع	۶۴	بیوقوفی! میں پرہیزم ہیا کو مناؤنگی
۱۳	غفلت سے جاگ دیکھ کیا لطف کی بات ہے		س
	ف		ش
۲۶۳	فقیر کا کلام	۳۰۱	شاہ زمان کو بردان
۲۰	فقیر اپنے اللہ ہو	۲۷۳	شاہنشاہ جہاں سے سائل ہوا ہے تو
۳۰۸	فلسفہ	۱۱	شہد فدائے پائے جاناں جانی من
۷۳	فنا ہے سب کے لیے مجھ پر کچھ نہیں موقوف	۹۰	شہد سید اندر ہم مژوں - ابرار جاناں
	ق	۱	شغل غلی مشور باول کو کرے پرکاش سوچ و کام
	ق	۱۲	شہر دور
۲۰	قطرہ صدف میں ڈال دو بے بہا کرے	۳۰۹	ستیش مندر
۱۲۴	نفس ایک تھا آئینوں سے بنا	۲۵۹	ص
	ک		ص
	ک	۳۳۵	صد شکر گویم ہر زمان ہم جنگ را ہم جام را
۳۲۵	کارن شہر پر	۲۸۲	صدائے آسمانی
۹۱	کافر عشق مسلمان مراد کار نیست		